اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

﴿فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ﴾ (الآیۃ)

ترجمہ:۔ سو جو کوئی پائے تم میں سے اس مہینے کو تو ضرور روزے رکھا کرے۔

احسن المسائل والفضائل

یعنی

رمضان شریف کے مختصر سے احکام

تصنیف

محمد زرولی خان عفا اللہ تعالیٰ عنہ

مؤسس ورئیس الجامعۃ العربیہ احسن العلوم

وخادم الحدیث والافتاء بہا والخطیب بالمسجد الجامع الاحسن

منطقہ جلشن اقبال، رقم۔۲ کراتشی باکستان

شائع کردہ:۔

شعبہ نشر واشاعت

جامعہ عربیہ احسن العلوم

گلشن اقبال بلاک نمبر ۲ کراچی پوسٹ بکس نمبر: 17656 ٹیلی فون نمبر: 4818210

بسم اللہ الرحمان الرحیم

مسائل و فضائل رمضان المبارک

رمضان المبارک کا مہینہ اسلامی روایات کے مطابق بڑی عظمت و برکت خیر و سعادت کا مہینہ ہے اس ماہ مبارک میں اسلام کا چوتھا رکن ادا کیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس ماہ کا تذکرہ قرآن کریم کے اندر فرمایا ہے۔

﴿شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِى أُنزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ﴾ (الآية)

رمضان المبارک کا مہینہ وہ بزرگ مہینہ ہے جس میں قرآن کریم جیسی عظیم ترین کتاب اتری یہ رمضان المبارک کی تاریخی حیثیت اور تاریخی برکات ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے بیان فرمادیا ۔ حدیث کے اندر جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان المبارک کی برکات و فضائل بڑی تفصیل سے بیان فرمائے ہیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس ماہ محترم کے لئے بڑا اہتمام فرماتے تھے حدیث میں حضرت عائشہ صدیقہؓ کی روایت میں آتا ہے جب رمضان شریف قریب آنے لگتا تو

«كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ شدَّ ظهره»

یعنی حضورؐ رمضان شریف کے لئے کمربستہ ہو جاتے تھے۔ حضرت سلمان فارسیؓ کی روایت میں ہے کہ حضورؐ نے شعبان کے آخر میں ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا

«يا أيُّها النَّاسُ قد أظلكم شهر عظيم شهر مبارك» (مشكاة شريف)

اے لوگو! تمہارے اوپر عظمت اور برکت کا مہینہ آگیا۔ اور پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہ ایسا مہینہ ہے کہ اس کے اندر ایک فرض نماز پڑھنا ستر فرضوں کے برابر ہے یہاں تک کہ اس میں نفل پڑھنے کا ثواب فرض کے برابر ملتا ہے اور فرمایا کہ کسی روزے دار کو افطار کرانا جہنم کی آگ سے نجات حاصل کرنے کے برابر

ہے۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا حضور ہم میں سے ہر شخص کسی کو روزہ افطار کرانے کی طاقت نہیں رکھتا ہے۔ فرمایا کہ یہ ثواب تو ایک گھونٹ پانی اور ایک کھجور کھلانے سے بھی حاصل ہو سکتا ہے۔ حضور اکرمؐ نے اس تاریخی اور بنیادی خطبے میں یہ بھی فرمایا تھا کہ

«جعل الله صيامَه فريضةً وقيام ليله تطوعا»

یعنی اللہ تعالیٰ نے اس مہینہ کے روزوں کو فرض اور رات کی نماز یعنی تراویح کو سنت مقرر فرمایا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ یہ ایسا مہینہ ہے کہ

«أوله رحمة وأوسطه مغفرة وآخره عتق من النار»

اس کا پہلا عشرہ خدا کی رحمت، دوسرا خدا کی بخشش کا باعث ہے جبکہ آخری عشرہ میں جہنم سے برائت ہو جاتی ہے۔ ہم نے یہ مختصری گزارشات فہرست ... فضائل کے طور پر ذکر کر دیئے فضائل کی تفصیلات کے لئے دفاتر درکار ہیں جس کا ہمارا یہ رسالہ ہر گز متحمل نہیں ہے۔

روزہ کی شرعی تعریف

"أما الشرعي فهو الإمساك عن أشياء مخصوصة وهي الأكل والشرب والجماع"

ترجمہ:۔ روزہ کی شرعی تعریف یہ ہے کہ مخصوص چیزوں سے پرہیز کیا جائے اور وہ کھانا پینا، اور جماع ہے ۔یعنی صبح صادق سے غروب آفتاب تک ان چیزوں کا استعمال ترک کرنا ہے (بدائع الصنائع ص ۷۵ ج ۲) روزہ فرض ہے قرآن پاک میں ہے

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ﴾

دوسری آیت یہ ہے فَمَن شَهِدَ مِنكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ

حدیث میں ہے۔

«بني الإسلام على خمس شهادة أن لا إلهَ إلا الله وأنّ محمدا رسول الله وإقام الصلاة وإيتاء الزكاة وصوم رمضان وحج البيت من استطاعَ إليه سبيلا» (بخاری ومسلم)

دوسری حدیث وہ ہے جسے حضورؐ نے حجة الوداع کے سال فرمایا ہے۔

«یا أیها الناس اعبدوا ربکم وصلوا خمسکم وصوموا شهرکم وحجوا ببیت ربّکم وأدّوا زکاة أموالکم طیبة بها أنفسکم - تدخلوا جنة ربکم»

(بحواله بدائع الصنائع ص۷۵ج۲)

"وأما الإجماع فإن الأمة أجمعت على فریضة شهر رمضان لا یجحدها إلا الکافر" (بدائع الصنائع ص۷۵ج۲)

روزہ کی فرضیت کے شرائط

مسلمان عاقل بالغ۔ تندرست پر روزہ فرض ہے غیر مسلم یا نابالغ یا مجنون پر روزہ فرض نہیں ہے۔ بدائع الصنائع ص۷۵ج۲ نیت روزہ کیسے فرض ہے۔ اگر صبح سے شام تک بغیر نیت کے نہ کھائے اور نہ پئے تو یہ روزہ نہیں ہوا۔ شامی ص۸۱ج۲

فائدہ واضح رہے کہ بیمار یا نابالغ یا مسافر پر روزہ رکھنا فرض تو نہیں لیکن رکھنے سے ان کا روزہ صحیح ہوجائے گا۔ (شامی عالمگیری خلاصہ الفتاوی قاضی خان بدائع الصنائع)

روزہ کی نیت کے لئے کچھ الفاظ پڑھنا غیر ضروری ہیں کیونکہ نیت قلب کے ارادے اور قصد کو کہتے ہیں۔ زبان سے بول لینا بہتر ہے۔ رہ گئے وہ الفاظ

«وبِصَومِ غدٍ نَوَیتُ مِن شَهرِ رَمَضَانَ»

یہ الفاظ محققین کے نزدیک کسی حدیث و روایت سے ثابت نہیں ہیں صرف عربی ہے جو عوام سے لاذنا نیت کرانے کے لئے تجویز کئے گئے ہیں اس کو سنت اور حدیث نہ سمجھا جائے۔ (مرقاة شرح المشکاة ص۲۸۵ج٤)

روزہ کے مفسدات

روزہ کی حالت میں کچھ کھالینا یا پی لینا بشرط ارادہ و نیت یا اگر کلی کرتے وقت یا ناک میں پانی ڈالتے وقت پانی حلق سے اتر گیا یا کسی نے روزہ دار کی طرف کوئی چیز پھینکی اور وہ اس کے حلق میں اتر گئی یا نہاتے وقت پانی حلق سے اتر گیا یا سوتے میں کچھ پیا یا کنکریہ، گٹھلی، ڈھیلا کپاس، گھاس، کاغذ وغیرہ نگل لیا تو ان سب سے روزہ ٹوٹ جائے گا۔ اگر کوئی ایسی چیز کھالی گئی جو عموماً نہیں کھائی جاتی مثلاً کچے چاول دال تربوز اور خربوزے کے چھلکے اور مٹی اور بہت سارا نمک تو روزہ ٹوٹ جائے گا اور قضا لازم آئے گی۔ لیکن اگر ان چیزوں کے کھانے کا عادی ہو تو قضا کے ساتھ کفارہ بھی لازم آئے گا۔ (عالمگیری ص ۲۰۶ ج ۱ کذافی البدائع والشامی)

اگر دانتوں کے بیچ سے پھنسا ہوا ریزہ نکلا گیا اور کھایا گیا تو روزہ ٹوٹ جائے گا کفارہ اس صورت میں نہیں ہے۔ دانتوں کے اندر پھنسی ہوئی چیز اگر چنے سے کم ہو تو اس کے کھانے سے روزہ نہیں ٹوٹے گا۔ اگر چنے کے دانے کے برابر یا اس سے زیادہ ہو تو روزہ ٹوٹ جائے گا لیکن باہر سے کوئی چیز بھی کھائی گئی وہ تھوڑی ہو یا زیادہ روزہ بہر حال ٹوٹے گا۔ اگر مثلاً گیہوں وغیرہ کا دانہ چبایا گیا اور وہ منہ میں گم ہو گیا اور حلق میں کچھ اثر محسوس ہوا تو روزہ نہیں ٹوٹے گا۔ فتح القدیر، قاضیخاں، عالمگیری۔

اگر کسی کا لعاب نگل لیا تو روزہ ٹوٹے گا مگر کفارہ نہیں آئے گا۔ اگر یہ لعاب دوست یا بیوی کا ہو تو کفارہ لازم آئے گا۔ اگر دانتوں سے خون نکلا اور حلق سے اتر گیا تو اگر خون کم اور لعاب زیادہ تھا تو روزہ نہیں ٹوٹا اور اگر خون زیادہ تھا تو روزہ ٹوٹ گیا۔

اصول

جس چیز کا کھالینا نہ تو مقصود ہے نا اس سے بچنا ممکن ہے اس کے نگلنے سے روزہ نہیں ٹوٹے گا جیسے حلق سے مکھی کا اتر جانا عالمگیری ص ۲۰۳ ج ۱۔ اگر کسی نے جمائی لی اور سر اٹھایا پرنالہ سے پانی کا قطرہ حلق سے اتر گیا تو روزہ ٹوٹ گیا یہی حال بارش اور برف کا ہے اگر آنسو روزہ دار کے منہ میں گرے تو ایک یا دو قطروں سے روزہ نہیں ٹوٹے گا

لیکن اگر زیادہ ہوں تو روزہ ٹوٹ جائے گا یہی حکم روزہ دار کے چہرے کے پسینے کا ہے۔

مسئلہ

جو چیز معدے میں بذریعہ مسام پہنچی اس سے روزہ نہیں ٹوٹے گا ہاں اگر بغیر مسام کے پہنچی تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔ عام طور پر انجکشن وغیرہ سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ ہاں اگر انجکشن کے ذریعے بغیر مسام بدن کے براہ راست معدہ یا دماغ کو دوا پہنچادی گئی تو روزہ ٹوٹ جائے گا (فتاوی عالمگیری ص ۲۰۳ شامی جلد دوم فتح القدیر ۲۔ بدائع الصنائع ج ۲) اگر آنکھ میں دوا ڈالی گئی تو روزہ نہیں ٹوٹے گا عالمگیری ص ۲۰۳ ج۔ ۱، فتح القدیر ج۔ ۲ آنکھوں کی دوا کا اثر حلق میں محسوس بھی ہو تب بھی روزہ نہیں ٹوٹے گا۔ حافظ ابن الہمامؒ نے فرمایا

"لأنه أثره لا عينه"

یعنی وہ دوا کا اثر ہے خود دوا نہیں ملاحظہ ہو فتح القدیر ص ۲۵۷ ج۔ ۲ آنکھوں میں سرمہ ڈالنا یا سر میں تیل لگانا جائز ہے۔ روزہ نہیں ٹوٹے گا۔ عالمگیری فتح القدیر اگر کسی کو قے آئی اور خود بخود لوٹ گئی اگر چہ منہ بھر کے ہو روزہ نہیں ٹوٹے گا یا قصداً قے کی اور منہ بھر کے کم اگر چہ اس نے لوٹا بھی دیا روزہ نہیں ٹوٹے گا۔ لیکن اگر اس نے قصداً قے کی یا قصداً لوٹایا اور منہ بھر قے ہو تو روزہ ٹوٹے گا۔

(عالمگیری، نور الایضاح)

واضح رہے کہ یہ قے کھانے یا پانی وغیرہ کی شکل میں ہو بلغم قے کرنے سے روزہ نہیں ٹوٹے گا۔ کان میں پانی جانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا ہاں اگر دوائی ڈالی یا تیل وغیرہ ڈالا تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔ احتلام ہو جانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

مندرجہ ذیل صورتوں میں روزہ ٹوٹ جانے سے قضا اور کفارہ دونوں فرض ہو جاتے ہیں

قصداً روزہ کی حالت میں نیت کرنے کے بعد کھانا پینا یا جماع کرنا۔ اگر کوئی ایسی چیز جو بطور غذا یا دوا کے استعمال ہو سکتی ہو قصداً کھالینا اسی طرح اگر بارش کے قطرے یا برف کے ٹکڑے ارادے کر کے کھائے گئے یہ کوئی ایسی مٹی (جیسے ملتانی مٹی) جو عادت کے طور پر کھائی جاتی ہو۔ اگر کسی ایسے درخت کے پتے یا کچا پھل کھایا گیا جو ۔ ف کے اندر کھائے جاتے ہوں یا کھانے والے کی عادت تھی نمک اگر تھوڑا سا کھایا گیا اور حلق سے اتر گیا تو قضا کے ساتھ کفارہ لازم ہے۔ واضح رہے کہ زیادہ نمک کھانے سے صرف قضاء لازم آتی ہے جبکہ تھوڑے سے نمک سے قضاء اور کفارہ دونوں لازم آتے ہیں۔ (نور الایضاح) فقہاء نے اس کی وجہ یہ بیان فرمائی ہے چونکہ تھوڑا نمک کھانے کی عادت بھی ہوتی ہے اور اس سے لذت و حلاوت بھی ملتی ہے تو قضاء کے ساتھ کفارہ بھی لازم آیا۔ مگر نمک کا ڈھیلہ یا بہت سارا کھالینا عادت کے خلاف ہے اس لئے قضاء آئے گی۔ نہ کہ کفارہ۔

بھول کر کھالینے یا پانی پی لینے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ فقہاء نے لکھا ہے کہ اگر وہ بھولنے والا شخص روزہ برداشت کرنے کی پوری قوت رکھتا ہے اس کو بتانا بہتر ہے جیسے تندرست اور جوان آدمی ہو ... شخص کمزور ناتواں یا حد درجہ کا بوڑھا ہو تو نہ بتانا بہتر ہے۔ فتح القدیر، بدائع الصنائع ج ... ۲۰۲ ص ج ۱۔

ضروری وضاحت

اگر بھول کر کھانے والے ... یاد دلا دیا گیا لیکن اس کو یاد نہیں آ رہا تو اس کا روزہ نوٹ جائے گا۔ عالمگیری ص ۲۰۲ ج ۱۔ اگر کسی کو زبردستی کھلایا گیا مثلاً مجبور کر کے کھلا دیا گیا تو روزہ ٹوٹ جائے گا ہاں کفارہ اس صورت میں بھی نہیں ہے اگر پانی کی نمی کو کلی کرنے کے بعد لعاب کے ساتھ نگل لیا گیا تو روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

اگر کسی مشین یا چکی کا غبار یا دوائیوں کا ذائقہ یا دھواں وغیرہ حلق میں داخل ہو جائے تو روزہ نہیں ٹوٹتا۔

روزہ کے مکروہات

روزہ کی حالت میں کسی چیز کو چکھ لینا بغیر عذر کے مکروہ ہے اسی طرح چبانا بھی مکروہ ہے فقہاء نے لکھا ہے کہ عذر دو قسم کا ہے۔

"لو كان زوج المرأة سيئ الخلق فذاقت المرقة"

یعنی اگر کسی خاتون کا شوہر تند خو اور سخت مزاج ہو تو دفع نزاع کے طور پر وہ خاتون شوربا وغیرہ چکھ سکتی ہے۔ دوسرا عذر یہ کہ چھوٹے بچے کے لئے کوئی چیز چبائی جائے یعنی وہاں کوئی ایسا نہیں جو اس کے لئے چبا یا نرم کر سکے۔ (عالمگیری ص ۱۹۹ ج۔ ۱) مسی وغیرہ چبانا مکروہ ہے منہ میں لعاب جمع کر کے نگل لینا مکروہ ہے خریدتے وقت کوئی چیز چبانا مکروہ ہے (قاضی خان عالمگیری) لیکن اگر شدید مجبوری ہو مثلاً اگر دیکھے بغیر خرید اگیا تو نقصان عظیم کا اندیشہ ہے یا نزاع و جھگڑا بعد میں پیدا ہو سکتا ہے ایسی صورت میں چکھ سکتا ہے

حالت جنابت یا احتلام کی صورت میں صبح کر لینا یا ان حالات میں سحر کا لینا جائز ہے اور روزہ درست رہے گا ہاں ایسا کرنا نامناسب ضرور ہے۔

روزہ کے مستحبات

سحر کھالینا اور سحر کھانے میں دیر کرنا۔ غروب ہوتے ہی افطار کرنا اور تاخیر نہ کرنا۔ واضح رہے کہ سحر کھانے میں اتنی دیر نہ کی جائے کہ وقت مشکوک داخل ہو جائے ایسا کرنا خلاف سنت ہے۔

اس طرح بادل اور ابر کے دن افطار میں جلدی کے بجائے تاخیر کرنا مستحب ہے۔

(نور الایضاح شامی عالمگیری)

افطار کرتے وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے چند دعائیں ثابت ہیں مثلاً

«وَاسِعَ الفضل اغفِرلی» (مرقاہ علی المشکوۃ ص ۲۵۸ ج ۴)

(۲) کبھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم یہ بھی پڑھتے تھے۔

«الحمدُ لِلّٰه الذی أعانَنی فصُمتُ ورَزقَنی فأفطرتُ»

(۳) یہ دعا زیادہ مشہور ہے اور حدیث کی اکثر کتابوں میں موجود ہے۔

«اللّٰهمّ لكَ صُمت وَعلى رِزقكَ أفطرتُ» (رواه أبو داود ص۳۲۲ ج-۱، سنن الكبرى للبيهقى ص۲۳۹ ج٤ باب القول عند الإفطار)

ابو داؤد میں ایک دوسری دعا بھی موجود ہے عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں حضورؐ جب افطار فرماتے یہ دعا پڑھتے تھے۔

«ذَهَبَ الظَّمأ، ابتَلَّتِ العُرُوقُ وثَبَتَ الأجرُ إن شاءَ اللهُ» (أبو دادو ص۳۲۱ سنن الكبرى للبيهقى ص۲۳۹ ج۲)

ملا علی قاریؒ فرماتے ہیں کہ حدیث میں یہ دعا

«اللّٰهمّ لكَ صُمت وَعَلى رِزقِكَ أفطرتُ»

«وأما ما اشتهر على الألسنة «اللّٰهمّ لكَ صُمتُ وبِكَ آمنتُ وعَلى رِزقِكَ أفطرتُ» "فزيادة وبك آمنتُ لاأصل لها" (مرقاة شرح مشكاة ص۲۵۸ ج٤)

یعنی لوگوں میں الفاظ مشہور ہیں۔ مثلاً وَبِكَ آمنتُ وَعَلَيكَ تَوَكَّلتُ یہ حدیث نہیں اضافہ اور بے اصل ہے۔

ہماری عاجزانہ گذارش ہے کہ چونکہ محققین نے ان الفاظ کو غیر صحیح قرار دیا ہے لہٰذا صرف حدیث شریف میں آئی ہوئی دعا پر اکتفا کیا جائے اور اجر و ثواب کے لئے وہی کافی ہے اس سلسلے میں فن حدیث کے رجال اگر کچھ مزید وضاحت کر سکیں تو ہم شکر گزار ہوں گے۔ ہاں حدیث کا مسئلہ فن حدیث ہی سے حل کرنا پڑے گا کسی اور فن کا حوالہ غیر مقبول اور غیر مسموع ہوگا۔

وہ اعذار جن کی وجہ سے روزہ نہ رکھنے کی رخصت مل جاتی ہے

۱۔ مسافر ہونا کم از کم اپنے شہر و بستی سے اڑتالیس میل دور جانے کا ارادہ کرنا۔ جب یہ شخص اپنی آبادی سے نکلے گا اور نماز میں قصر کرنے کا حکم ملے گا تو اس کو روزہ نہ رکھنے کی اجازت یا رخصت ملے گی۔ اس فرق کے ساتھ کہ نماز قصر کرنا حتمی اور ضروری ہے اگر ارادہ سے پوری نماز پڑھ لی گئی تو گناہ گار ہو گا جبکہ روزہ رکھنا افضل ہے اس سے کوئی سروکار نہیں کہ سفر کار اور بس کا ہے یا ٹرین اور طیارہ کا ہے یا اونٹ اور گھوڑے کا ہے وہاں تک جانے میں ہفتے اور دن لگتے ہیں یا مختصر اوقات مگر اس سفر کا حکم سفر ملحق کا ہو گا اگر کوئی شخص سفر پر جا رہا ہے اور باوجود عظیم تکالیف اور مشقت و محنت کے روزہ رکھ رہا ہے تو یہ گناہ گار ہو گا۔ حدیث میں ایسوں کو نافرمان کہا گیا ہے لیکن اگر کوئی تکلیف اور دشواری برداشت کئے بغیر روزہ رکھ لے تو یہ بہتر ہے (نور الانوار)

۲۔ اگر کسی شخص کو ایسی بیماری اور تکلیف لاحق ہوئی کہ اس کی جان خطرے میں پڑ گئی تو اس کی دو صورتیں ہوتی ہیں (ا) امتداد مرض (ب) خوف ہلاکت مثلاً کوئی حکیم حاذق صالح یا مسلمان ڈاکٹر صالح یہ مشورہ دے کہ اس بیماری اور کرب میں اگر روزہ رکھا گیا تو بیماری میں شدت پیدا ہونے یا ہلاک ہونے کا اندیشہ ہے تو اس صورت میں کسی صحیح العقیدہ، متین عالم و مفتی سے اجازت لے کر روزہ نہ رکھنے کی گنجائش نکل سکتی ہے۔

(فتح القدیر ج۔ ۲ مبسوط سرخسی ج۔ ۴ "بدائع الصنائع ج۔ ۳")

۳۔ اگر روزہ کی حالت میں خاتون کو حیض یا نفاس عارض ہوا تو روزہ جاتا رہا۔

مزید تفصیلات کتب فقہ و فتاویٰ سے معلوم کی جا سکتی ہیں۔

مسائل اعتکاف

اعتکاف بہت بڑی عبادت ہے رسول اللہ صلی اللہ وسلم نے مدینہ منورہ تشریف لے جانے کے بعد ہمیشہ اعتکاف فرمایا اور آپ ؐ کے بعد ازواج مطہرات باقاعدگی سے اعتکاف فرماتی تھیں (الانصاف فی باب الاعتکاف مولانا عبدالحئی لکھنوی)

اعتکاف کی بڑی فضیلت آئی ہے خود قرآن کریم میں معتکفین کا ذکر بڑے اکرام سے ہوا ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بیت اللہ شریف تعمیر کرنے کا جو حکم اللہ تعالیٰ نے دیا تھا تو بیت اللہ شریف کی عظیم عبادتوں میں سے ایک عبادت اعتکاف بھی بیان فرمائی تھی۔ خود رمضان شریف سے متعلقہ آیات کے آخر میں اعتکاف کے احکام و آداب بیان فرمائے ہیں۔ حافظ ابن قیم" فرماتے ہیں کہ معتکف دنیا کی تمام کدورتوں اور نامناسب حالات کو چھوڑ کر خود کو اللہ کے سپرد کر دیتا ہے۔ شیخ عطا" جو ہمارے امام سیدنا ابو حنیفہ" کے استاد تھے اور کبار اولیاء اللہ میں سے تھے وہ فرماتے ہیں معتکف کی مثال اس شخص کی سی ہے جو کسی سخی اور کریم کے درواز پر جا بیٹھے اور وہ یہ کہے کہ جب تک آپ نے مجھے کچھ دیا نہیں میں نہیں جاؤں گا۔ معتکف بھی اللہ کے گھر میں اللہ کے گھر کا چوکھٹ پکڑ کر اپنے گناہوں کو بخشوانے کے درپے رہتا ہے۔ حدیث کی کتابوں میں صراحت سے آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ معتکفین کے گناہوں کو معاف فرمادیتے ہیں ان کے درجات کو بلند کر دیتے ہیں اور دعاؤں کو قبول فرماتے ہیں۔ ۔

عرفی اگر بگریہ میسر شدے وصال

صد سال می تواں تنا گریستن

اعتکاف کے معنی لغت میں ٹھہرنے کے ہیں اور اصطلاح شریعت میں اللہ تعالیٰ کے گھر میں (مسجد میں) وقت متعینہ معلومہ گزارنے کو کہتے ہیں۔ اعتکاف کی تین قسمیں ہیں ایک واجب دوسرا سنت اور تیسرا نفل۔

(۱) واجب اعتکاف

مثلاً یہ نذر مانی گئی کہ اگر اللہ تعالیٰ نے میری مشکل حل کی یا بیمار کو شفادی یا فلاں مراد پوری کی تو میں اتنے دنوں کا اعتکاف کروں گا۔ یہ اعتکاف واجب کہلاتا ہے۔ اور اس کا پورا کرنا واجب ہو جاتا ہے۔

(۲) سنت اعتکاف

ماہ رمضان المبارک کی اکیسویں رات سے لے کر عید الفطر کی رات تک مسجد میں رہنا سنت اعتکاف کہلاتا ہے۔

نفلی اعتکاف

مسجد میں غیر معینہ اور غیر مقررہ مدت تک کے لئے بیٹھنا مثلاً مسجد میں داخل ہوتے وقت یہ نیت کی گئی کہ جب تک مسجد میں رہوں گا معتکف رہوں گا یہ اعتکاف ایک لمحہ کا بھی ہو سکتا ہے اور اس کے لئے کچھ شرائط نہیں ہیں۔ فقہاء نے یہاں تک لکھا ہے کہ مسجد کے ایک دروازے سے اگر داخل ہوا اور نفلی اعتکاف کی نیت کرلی اور دوسرے دروازے سے نکل گیا تو یہ لمحہ اعتکاف کا گذرا۔

سنت اعتکاف کے شرائط و آداب

رمضان شریف کی بیسویں تاریخ کو مغرب سے پہلے پہلے کسی جامع مسجد یا ایسی مسجد جہاں پنج وقتہ جماعت ہوتی ہو بیٹھ جانا۔ مسجد میں بیٹھتے ہی یہ شخص معتکف ہو گیا اب بجز ضرورت شرعیہ یا طبعیہ کے مسجد سے باہر نہیں نکل سکتا ہے، یہاں تک کہ جنازہ پڑھنے یا مریض کی عیادت کرنے بھی نہیں جاسکتا ہے۔ اور حدیث کی کتابوں میں ہے کہ معتکف کو بغیر شریک ہوئے ان اعمال کا اجر و ثواب ملتا ہے۔ (زاد المعاد فی ھدی خیر العباد ابن قیم، مرقاۃ شرح مشکاۃ)

ضرورت شرعیہ کی مثال

مثلاً اگر معتکف کسی ایسی مسجد میں اعتکاف کر رہا ہے جہاں جمعہ کی نماز نہیں ہوتی تو یہ معتکف قریبی جامع مسجد میں جمعہ کی نماز پڑھنے جاسکتا ہے۔ یہ ضرورت شرعیہ کہلاتی ہے۔ (نورالایضاح، ھدایہ)

ضرورت طبعیہ کی مثال

مثلاً پیشاب اور قضائے حاجت وغیرہ کے لئے مسجد سے باہر جانا ضروری ہے۔ ضروری غسل وغیرہ کے لئے جاسکتا ہے۔ لیکن نماز جمعہ کے غسل کے لئے یا ٹھنڈک حاصل کرنے کے لئے نہیں جاسکتا۔

(بدائع الصنائع، فتح القدیر، شامی، عالمگیری)

اگر ان ضرورتوں کے علاوہ کسی معتکف نے ایک سیکنڈ کے لے بھی پاؤں مسجد سے باہر رکھا تو اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔ اگر خدانخواستہ کسی کا اعتکاف ٹوٹ گیا تو وہ اعتکاف جاری رکھے فقہی اصول کے مطابق وہ جانہیں سکتا۔ کیونکہ ایک اعتکاف ٹوٹنے سے اعتکاف کا ایک حصہ پورا ہوا مزید بیٹھنے سے دوسرا حصہ شروع ہو رہا ہے واضح رہے اعتکاف کی قضا نہیں ہوتی ہے۔

(ہدایہ اول، بدائع الصنائع، شامی، عالمگیری)

معتکف اپنے زیادہ تر اوقات عبادت مثلاً تلاوت، نماز درود و تسبیح یا دینی کتب کا مطالعہ اور تعلیم و تدریس میں گذارے۔ امام سفیان ثوریؒ معتکف کے لئے دعا زیادہ مفید اور نافع عمل سمجھتے تھے۔

واضح رہے کہ اعتکاف میں چپ بیٹھنا یا بے ضرورت باتیں کرنا منع ہے۔

ذکر ذکر خدا اور ہے تذکیر عبث
جز کلام حق کے ہے ہر بات میں تقریر عبث

(گلزار معرفت۔ حاجی امداللہ مہاجر مکیؒ)

مسئلہ

رمضان شریف کے آخری عشرے میں محلہ کی مسجد میں کم از کم ایک آدمی کا اعتکاف کے لئے بیٹھنا سنت موکدہ کفائیہ ہے۔ اگر کسی محلے میں خدانخواستہ کوئی نہ بیٹھا تو سب گناہ گار ہوں گے۔ زیادہ سے زیادہ آدمیوں کا اعتکاف کرنا اسلاف اور بزرگوں کی سنت اور خدائے رحیم کی بے پناہ رحمتوں کے نزول کا باعث ہے۔

مسئلہ

خاتون اپنے گھر میں اعتکاف کر سکتی ہے وہ اپنے گھر کے اس حصے میں خلوت نشین ہو جائے جہاں وہ ہمیشہ نماز پڑھتی چلی آئی ہے۔ اگر کوئی جگہ گھر میں مقرر نہیں ہے تو رمضان شریف میں اعتکاف کے لئے جگہ مقرر کرلے۔ خواتین کے لئے مردوں کی نسبت اعتکاف میں زیادہ مراعات اور سہولتیں ہیں وہ اپنے معتکف (جائے اعتکاف) میں بیٹھے بیٹھے گھر کی دیگر خواتین سے کام وغیرہ بھی کرا سکتی ہیں۔

تراویح کے مسائل

رمضان شریف میں روزانہ عشاء کے بعد بیس رکعت تراویح کی نماز پڑھنا سنت موکدہ ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی ثابت ہے اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا اس پر اجماع ہوا ہے اسی طرح اہل سنت والجماعت کے چاروں امام اور مجتہدین امام اعظم ابو حنیفہؒ امام مالکؒ۔ امام شافعیؒ امام احمدؒ وغیرہ بزرگ بھی بیس رکعت تراویح کے قائل ہیں لہذا صحابہ کرامؓ کے اجماع کے بعد مجتہدین کا اجماع بھی بیس رکعت تراویح پر ہو گیا اس لئے حافظ ابن ہمامؒ فرماتے ہیں ﴿فَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ إِلَّا الضَّلَالُ﴾ یعنی اتنے بڑے اجماع اور اتفاق صحابہؓ اور آئمہ کے بعد اختلاف کرنا حق تو نہیں ہاں گمراہی ہی ہو سکتی ہے۔

آٹھ رکعت اور بارہ رکعت تراویح کا تصور ناقابل اعتبار لوگوں کا ہے اور غیر شرعی اور غیر صحیح ہے تفصیلات کے لئے ابو بکر کاسانیؒ کی بدائع الصنائع حافظ ابن الہمامؒ کی فتح القدیر۔ حافظ ابن نجیمؒ کی بحر الرائق اور شیخنا المحترم محدث العصر فقیہ کبیر

محقق بے نظیر حضرت مولانا سید محمد یوسف صاحب بنوری کی معارف السنن دیکھنے کی ہیں
تراویح میں ایک بار پورا قرآن سننا سنت ہے۔ (نور الایضاح، طحطاوی اور در مختار،
عالمگیری)

اگر فرضوں کی جماعت کسی کی فوت ہوئی تو ایسا شخص تراویح یا وتر با جماعت پڑھ سکتا ہے۔ عوام میں جو مشہور ہے کہ جس کے فرض جماعت سے نہ ہوں تو وہ وتر با جماعت نہیں پڑھ سکتا ہے یہ صحیح نہی بلکہ اصل مسئلہ یہ ہے کہ اگر کسی کو تراویح کی ایک رکعت بھی جماعت سے نہ ملے تو وہ وتر با جماعت نہیں پڑھ سکتا ہے۔ (طحطاوی اور امداد الفتاوی ص ۳۲۹ ج۔ ۱

چار رکعت تراویح کے بعد ترویحہ کرنا یعنی کچھ دیر تک بیٹھنا مستحب ہے اس وقفہ میں مختلف تسبیحات پڑھی جاسکتی ہیں۔ ایک تسبیح «سُبحَانَ ذِی المُلكِ والملكوت» بھی لوگ پڑھتے ہیں یہ شامی نے کوہستانی کے حوالے سے نقل کی ہے۔ بعض محققین نے اس کی دلیل نہ ملنے کی وجہ سے اس کے بجائے اور تسبیحات کو پسند فرمایا ہے، رمضان شریف میں وتر با جماعت پڑھے جاتے ہیں اس لئے جماعت سے پڑھنا بہتر ہے بعض لوگ سال کے اور دنوں کی طرح رمضان شریف میں بھی وتر بجائے جماعت سے پڑھیں تہجد کے بعد پڑھتے ہیں یہ صحیح نہیں ہے بلکہ سال کے گیارہ مہینے تو وتر تہجد کے بعد یعنی رات کے بالکل آخری حصہ میں پڑھنا بہتر ہے مگر رمضان شریف میں چونکہ وتروں کی جماعت کی سعادت نصیب ہوتی ہے جو سال کے گیارہ مہینوں میں حاصل نہیں ہو سکتی ہے لہذا رمضان المبارک میں وتر تراویح کے بعد با جماعت پڑھنے چاہئیں۔

ایک ضروری وضاحت

لوگوں میں ایک رواج ہے کہ وتروں کے بعد دو رکعت نفل پڑھتے ہیں اس بارے میں تحقیق یہ ہے کہ یہ نہ پڑھے جائیں اس لئے کہ صحیحین کی صحیح ترین روایت میں حضورؐ نے فرمایا ہے

«واجعلوا آخر صلوٰتکم باللیل وترا»

یعنی رات کی آخری نماز وتر بناؤ۔ اس کے پیش نظر وتروں کے بعد دو رکعت پڑھنے کی روایت کو ضعیف قرار دے دیا۔ ہمارے امام ابو حنیفہ سے اس سلسلے میں کوئی روایت نہیں ہے۔ امام احمد بن حنبل" فرمایا کرتے تھے کہ میں نے ایک مرتبہ پڑھیں ہیں آئندہ نہیں پڑھوں گا امام مالک" اس کو حرام سمجھتے تھے۔ ہماری فقہ کی کسی معتبر کتاب میں اس کا ذکر نہیں ملتا ہے۔ نورالایضاح سے ھدایہ اور فتح القدیر تک خلاصہ الفتاویٰ سے شامی، بزازیہ، عالمگیریہ اور قاضی خان تک تمام کتابوں میں اشراق کی دو رکعت، چاشت کی چار رکعت ظہر سے پہلے کے نوافل ظہر کے بعد کے نوافل عصر سے پہلے کے نوافل یا سنت مغرب کے بعد کی چھ رکعت اور بیس رکعت کی اوابین، عشاء سے پہلے دو اور چار رکعت نفل عشاء کی نماز کے بعد چار نفل وتر اور تہجد کی دو رکعت آٹھ رکعت اور بارہ رکعت تک سب کے تذکرے ملتے ہیں۔ مگر ان دو رکعت بعد الوتر کا کہیں ثبوت نہیں ہمارے شیخ محدث کبیر حضرت مولانا سید محمد یوسف صاحب بنوری رحمۃ اللہ علیہ جیسے محقق عالم اس سے منع فرماتے تھے۔ (ملاحظہ ہو کوثر النبی ص ۴۳ و شرح ابواب الوتر للبنوری" ص ۴۰ تا ۴۱ اور ص ۹۲ تا ۹۳) (واللہ اعلم بالصواب)

نوٹ اس مسئلہ کی پوری تفصیل اور دلائل ہمارے رسالہ۔ «احسن العطر فی تحقیق الرکعتین بعد الوتر» میں دیکھی جاسکتی ہیں۔

شب قدر

رمضان شریف کی راتوں میں ایک رات ہے جو شب قدر کہلاتی ہے یہ رات بہت بڑی فضیلت کی ہے۔ قرآن کریم میں سورہ قدر میں اللہ تعالیٰ نے اس رات کا ذکر فرمایا ہے اور یہ بھی اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اس رات کی عبادت دوسرے ایک ہزار مہینوں کی عبادت سے بہتر ہے اور مغرب ہوتے ہی نزول رحمت و سلامتی شروع ہو جاتی ہے اور صبح صادق تک یہ باران رحمت رہتی ہے۔ شیخ آلوسی" نے روح المعانی میں اور مولانا شاہ عبدالعزیز" محدث دہلوی نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے کہ بنی اسرائیل کے ایک کثیر العبادت اور

طویل العمر (بڑی عمر والا شخص جو بہت عبادت کر چکا تھا) شخص کا ذکر حضورؐ نے فرمایا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے بڑا رشک کیا کہ ہماری عمریں چھوٹی ہیں اس پر اللہ تعالیٰ نے لیلۃ القدر اس امت کو نصیب فرمایا (روح المعانی ذیل سورہ قدر۔ ج ۳۰ و تفسیر فتح العزیز)

یہ رات رمضان شریف کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں زیادہ متوقع ہے۔ یعنی اکیسویں۔ تیئسویں۔ پچیسویں، ستائیسویں اور انتیسویں شب اور ستائیسویں شب میں پھر بہت زیادہ متوقع ہے حضرت عائشہ صدیقہؓ کی حدیث جو صحیحین میں ہے۔ اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تم شب قدر، رمضان شریف کی آخری دس راتوں میں اور پھر ستائیسویں میں ڈھونڈو ان راتوں میں بڑی محنت سے عبادت کرنی چاہئے نوافل و تلاوت، ذکر و درود، توبہ و استغفار اور دعا میں خلوص دل سے مشغول رہے اگر تمام رات جاگنے کی طاقت و فرصت نہ ہو تو جتنا ہو سکے جاگے اور معمولات میں لگا رہے اگر خدانخواستہ کسی سے یہ نہ ہو سکے تو عشاء اور صبح کی نماز با جماعت پڑھنے کا اہتمام کرے۔ حدیث میں ہے کہ یہ بھی رات بھر جاگنے کے حکم میں ہے ان راتوں کو جلسوں، تقریروں اور ہنگامہ آرائیوں میں صرف کرنا حد درجہ کی بدبختی اور محرومی ہے۔ یہ رسمی تقریریں اور جلسے ہر رات ہو سکتے ہیں مگر شب قدر سال میں ایک مرتبہ آتی ہے ترغیب و پند کے طور پر اس رات سے متعلق کچھ کہا سنا جائے تو مضائقہ نہیں۔ یہ رات عبادت اور دعا کی ہے نہ کہ تقریروں اور شور و غل کی۔

نوٹ:۔

کچھ لوگوں نے بعض اشتہارات کے ذریعے کچھ مخصوص عبادتیں لکھی ہیں مگر یہ سب بے بنیاد اور بے سند باتیں ہیں اس رات کے اندر کوئی مخصوص عبادت شریعت کی طرف سے مقرر نہیں ہے لہذا جس سے جتنا ہو سکے وہ کر لے مگر بدعات اور رسومات سے بچ کر رہے۔ اس لئے کہ بدعتی کہ نہ عبادت قبول ہوتی ہے اور نہ دعا۔ (المدخل، کتاب الاعتصام)

صدقہ فطر

رمضان شریف کے اختتام پر بطور خوشی اور شکریہ کے خداتعالٰی نے اپنے بندوں پر ایک صدقہ مقرر فرمایا ہے جسے صدقہ فطر کہتے ہیں۔ صدقہ فطر ہر مسلمان پر واجب ہے جبکہ وہ بقدر نصاب مال کا مالک بن جائے صدقہ فطر کے مال نصاب پر سال بھر گذرنا بھی شرط نہیں بلکہ اسی روز نصاب کا مالک ہوا ہو تو بھی صدقہ فطر ادا کرنا واجب ہے۔

مسئلہ:۔

ہر شخص مالک نصاب پر اپنی طرف سے اور اپنی نابالغ اولاد کی طرف سے صدقہ فطر دینا واجب ہے لیکن نابالغوں کا اگر اپنا مال ہو تو ان کے مال میں سے ادا کرے۔

مسئلہ:۔

عید کے دن صبح صادق ہوتے ہی یہ صدقہ واجب ہو جاتا ہے۔ عید کے دن عید کی نماز کو جانے سے پہلے ادا کرنا بہتر ہے اور نماز کے بعد ادا کرے تو یہ بھی جائز ہے۔ لیکن بغیر وجہ کے ایسا کرنا مکروہ ہے۔

مسئلہ:۔

صدقہ فطر واجب ہے لہذا ادا کرنا ہی ہے جب تک ادا نہیں کیا ہو ذمہ پر قضا رہے گا۔ (شامی، عالمگیری)

مسئلہ:۔

صدقہ فطر میں ہر قسم کا غلہ اور قیمت دینا جائز ہے۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ اگر گیہوں یا اس کا آٹا دے تو فی آدمی پونے دو سیر دینا چاہئے۔ جس کی قیمت اسی وقت لگائی جاسکتی ہے۔

مسئلہ:۔

صدقہ فطر عید سے پہلے بھی اور رمضان سے پہلے بھی دیا جاسکتا ہے اور اگر محتاجوں کی ضرورت کے پیش نظر ہو تو عید سے پہلے دینا افضل ہے تاکہ وہ اپنی حوائج پورا

کر سکیں۔ (شامی)

مسئلہ:۔

زکوٰۃ کے مصارف، صدقۃ الفطر کے مصارف ہیں۔ یعنی جن لوگوں کو زکوٰۃ دی جائے گی۔ وہ ہی لوگ فطرانہ لے سکتے ہیں۔ اس دور میں متعارف دینیہ عربیہ کو دینا زیادہ اجر کا باعث ہے کہ اس طرح انکی حاجت بھی پوری ہو جاتی ہے اور دین کی نصرت بھی۔

نماز عید الفطر

عید الفطر کی نماز واجب ہے اور یہ دو رکعت پڑھی جاتی ہے اور اسکی ترکیب یہ ہے کہ پہلے نیت اس طرح کریں کہ میں عید الفطر کی واجب نماز مع چھ زائد تکبیروں کے اس۔ امام کے پیچھے پڑھتا ہوں۔ پھر تکبیر تحریمہ کہہ کر ہاتھ باندھ لیں اور ثناء پڑھیں۔ پھر دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھاتے ہوئے اللہ اکبر کہہ کر دونوں ہاتھ چھوڑ دیں پھر دوسری بار ہاتھ کانوں تک اٹھاتے ہوئے اللہ اکبر کہہ کر دونوں ہاتھ چھوڑ دیں۔ پھر تیسری بار ہاتھ کانوں تک اٹھا کر ہاتھ باندھ لیں۔ اب امام قرات کرے اور مقتدی خاموش کھڑے ہو جائیں۔ یہ رکعت یوں پوری ہو جائے گی۔ دوسری رکعت کے لیے جب کھڑے ہوں تو جب قرات سے فارغ ہو کر تکبیر کہیں اور ہاتھ چھوڑ دیں اور پھر کانوں تک ہاتھ اٹھا کر دوسری تکبیر کہیں اور ہاتھ چھوڑ دیں۔ پھر تیسری بار تکبیر کہیں اور ہاتھ چھوڑ دیں۔ پھر بغیر ہاتھ اٹھائے چوتھی تکبیر کہہ کر رکوع میں جائیں اور قاعدے کے موافق نماز پوری کریں۔ پھر امام کھڑے ہو کر خطبہ پڑھے اور تمام لوگ خاموش بیٹھ کر سنیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

احسن التعارف

جامع عربیہ احسن العلوم بفضل تعالی خالصتاً لوجہ اللہ الکریم دینی خدمات انجام دے رہا ہے

جامع ہذا میں درجات بفضلہٖ تعالی تخصصات P.H.D کے ساتھ درجات ابتدائیہ متوسط ، مکمل درس و نظامی درجات حفظ و ناظرہ بھی ہیں اہل محلہ کے لیے درس و قرآنی علوم کا معقول انتظام ، دوران تعطیلات جامعہ میں دورہ تفسیر قرآن کریم کا اعلی انتظام و اہتمام کیا جاتا ہے اساتذہ کی تعداد ۳۰ سے متجاوز ہے ۳۰ سے ۳۵ سالہ تدریسی مشق رکھنے والے اساتذہ شامل ہیں ۔ شعبہ حفظ و ناظرہ میں ۱۸ اساتذہ مصروف عمل ہیں ۔

جامع میں طلبہ کی تعداد ۱۵۰۰ سے متجاوز ہے ۔ جس میں پاکستان اور دیگر کئی مسلم ممالک کے علاوہ امریکہ ، برطانیہ ، افریقہ ، چین وغیرہ کے طلبہ بھی شامل ہیں ۔

طلبہ کی مکمل کفالت جامع کرتی ہے ۔ صبح کا ناشتہ سمیت دونوں وقت کا کھانا ، علاج و معالجہ ، موسم سرما میں لحاف وغیرہ اساتذہ ، ملازمین کی تنخواہیں ، طلبہ کو تقسیم کتب سب جامعہ کرتی ہے ۔ عملہ باورچی خانہ بھی ۱۵ تک ہے ۔ ملازمین کی تنخواہیں عطیات کے مد سے اور طلبہ کے جملہ امور زکواۃ و صداقاتِ واجبہ سے اخراجات پورے کیے جاتے ہیں ۔ اہل خیر کی خدمت

میں درخواست ہے کہ وہ اپنی زکوٰۃ، فطرانہ، صدقات، نظر و نیاز بنامِ خدا اور عطیات وغیرہ سے تعاون فرمائیں۔

اللہ توفیق دے اور اس قسم کی خدمات کو شرف قبولیت سے نوازے اور ذریعہ نجاتِ آخرت بنائے۔ آمین

محمد زرولی خان

خادم الطلبہ

جامعۃ العربیۃ احسن العلوم

گلشن اقبال نمبر 2، کراچی 75300

پوسٹ بکس 17656

فون: 4968356

4818210

جامعہ عربیہ احسن العلوم کے شعبہ نشر و اشاعت (پرنٹ میڈیا) سے
شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی محمد زرولی خان صاحب دامت برکاتہم کی
حسبِ ذیل تصانیف دستیاب ہیں۔

- بدعتیوں کے درود کی شرعی حیثیت۔
- پیغامِ مسرت۔
- احسن العطر فی تحقیق الرکعتین بعد الوتر۔
- احسن المقال فی ... د صیام ستۃ شوال۔
- احسن المسائل والفضائل (رمضان شریف کے احکامات)

علاوہ ازیں دیگر کتب حسب ذیل ہیں۔

- تفسیر حسن بصری۔
- علماء حق پر علمائے سو کا بہتان عظیم۔
- دعوت فکر و نظر۔
- احسن التحقیقات۔
- فرقہ جماعت المسلمین تحقیق کے آئینے میں۔
- صرف سفید عمامہ سنت ہے۔
- غلمانِ انگریز۔
- النہر الفائق ۔ ۴۰ سال سے نایاب ہونے کے بعد منصۂ شہود پر آرہی ہے (زیرِ طبع)
- رضا خانی مذہب۔
- مبتدعین کے بارے میں دو ٹوک فتوی۔
- شیعہ مذہب کے چالیس مسائل۔